بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۴ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ش | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۱۴ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۱۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع منتظر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کے درد میں خدا کے فضل سے کمی ہے الحمد للہ احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر کے چکروں کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ قادیان ۱۳ ماہ تبوک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ۳۶ گھنٹے سے درد کا دورہ نہیں ہوا الحمد للہ کل دوپہر کی گاڑی سے ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب امرتسر سے اور رات کی گاڑی سے ڈاکٹر عبد الحق صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ اور بعد معائنہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے اتفاق کیا کہ غالباً شروع سے ہی یہ رینل کالک یعنی درد گردہ کی بیماری تھی۔ اور امعاء کا قولنج جو درمیان میں پیدا ہوا اسکی ایک پیچدگی تھی۔ اب غالباً گردہ کا کنکر وہاں سے چلکر مثانہ میں آگیا ہے چند دن کے بعد ایکسرے فوٹو کے ذریعہ یقینی علم ہو سکیگا احباب کامل صحت کیلئے دعا جاری رکھیں۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو چند دن سے کان میں درد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کو ولایت سے ایک نو آمدہ ٹیکہ لگایا گیا ہے جس سے ہوش و حواس میں خفیف فرق پیدا ہوا ہے۔ مگر ابھی عام حالت بدستور تشویشناک ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

"جنگ کیوں ہوئی"؟

مندرجہ بالا عنوان سے معاصر کوثر (۱۵ ستمبر) نے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ جنگ کے اسباب کیا تھے لکھا ہے کہ

"اللہ تعالےٰ کی سنت یہ ہے۔ کہ جب اقوام و امم احکام الٰہی سے سرتابی کرتی ہیں، تو ایک مدت تک ان کو مہلت دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس مہلت سے اور زیادہ سرکش ہو جاتی ہیں اور جب ان کی سرکشی حد سے زیادہ گزر جاتی ہے۔ اور وہ متکبر و مغرور ہو کر خدا کی زمین کو فساد سے دفعۃً بھر دیتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا عذاب یکایک ان پر نازل ہو جاتا ہے۔ اس کی صورتیں مختلف زمانوں میں مختلف ہوتی ہیں انبیاءؑ کے زمانہ میں یا تو جماعت حق کو اہل باطل پر غلبہ دے دیا جاتا ہے۔ اور کافروں کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔ یا پھر خرق عادت کے طور پر مختلف قسم کے مصائب و آلام میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح زمین کو فساد سے پاک کیا جاتا ہے"

ان سطور میں معاصر موصوف نے اس جنگ کو "اللہ تعالیٰ کا عذاب" تسلیم کر لیا اور ظاہر ہے۔ کہ دنیا پر ایسی مصیبت اور ایسی تباہی کو اس کے سوا اور کہا بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک قانون بیان فرما دیا۔ جو یہ ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ع ۱۰) یعنی ہم دُنیا کو عذاب نہیں دیتے، جب تک کہ اپنا رسول مبعوث نہ کر لیں۔ گویا اللہ تعالےٰ نے یہ بات بطور اصل اور بطور ایک مستقل قانون کے بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کی طرف سے دُنیا پر عذاب آنے سے قبل اس کی طرف سے رسول ضرور مبعوث کیا جاتا ہے۔ پس اس جنگ کو اللہ تعالےٰ کا عذاب تسلیم کر لینے کے بعد معاصر موصوف کا فرض ہے۔ کہ بتائے اس عذاب کے نزول سے قبل اللہ تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ سے قبل کونسا رسول مبعوث کیا؟

یہ ایک عام بات ہے کہ کسی کو سزا دینے سے قبل اس پر حجت تمام کرنا ضروری ہوتا ہے، خود معاصر موصوف نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "خدا کا دستور یہ نہیں کہ جو قصور وار نہ ہو اسکو خواہ مخواہ سزا دے۔ بلکہ وہ حجت تمام کر دیتا ہے۔ اور اس کے بعد گرفت کرتا ہے"

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس اتمام حجت کی صورت کونسی ہے۔ اللہ تعالےٰ کس رنگ میں "حجت تمام کر دیتا ہے"۔ اور اس زمانہ میں موجودہ جنگ کا عذاب نازل کرنے سے قبل اللہ تعالےٰ کی طرف سے کس رنگ میں قصورواروں پر اتمام حجت کیا گیا۔ معاصر موصوف کو ماننا پڑے گا۔ کہ اتمام حجت کا طریق بعثت رسول کے سوا اور کوئی نہیں، عذاب سے قبل اللہ تعالےٰ نے رسول مبعوث کرنے کا قانون اسی لئے مقرر فرمایا ہے۔ کہ وہ بے خبر دنیا کو خبردار کر دے۔ اور فسق و فجور میں مبتلا لوگوں کو متنبہ کر دے۔ کہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ اور اسکے جھنڈے تلے آ کر اپنی پُر معصیت زندگی کی روش میں تبدیلی نہ کی۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے عذاب کا شکار ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا پر موجودہ جنگ کی صورت میں اپنا عذاب نازل کرنے سے قبل اپنا ایک رسول مبعوث فرمایا۔ جس نے کھول کھول کر بتا دیا۔ کہ دنیا پر ایک عالمگیر اور ہولناک عذاب آنے والا ہے۔ کوئی ملک اور کوئی قوم اسکی زد سے باہر نہ رہ سکے گی آپ نے نہایت دردناک الفاظ میں یورپ و ایشیاء کے تمام ممالک کو آگاہ فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہایت ہی سخت عذاب نازل ہونے والا ہے۔ ایسا سخت عذاب کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قریباً ان تمام ممالک میں جو آج جنگ کی لپیٹ میں ہیں مبلغین اور مجاہدین بھیجکر ان پر حجت تمام کر دی۔ اور جب یہ سب کچھ ہو چکا۔ اللہ تعالےٰ کا پیغام ان تک پہنچ چکا۔ اور پھر بھی انسان کی سرکشی فساد پسندی اور فسق و فجور میں کمی نہ ہوئی۔ آنکھیں نہ کھلیں۔ یہ انتباہ کافی نہ ہوا۔ تو اللہ تعالےٰ کا یہ عذاب نازل ہوا۔ مگر افسوس کہ قرآن کریم پر ایمان رکھنے کا دعوےٰ کرنے والے بھی یہ ماننے کے باوجود کہ دُنیا پر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہوا ہے۔ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہ اس عذاب سے قبل اللہ تعالےٰ نے حسب وعدہ ایک رسول بھی مبعوث فرمایا۔ یہ نہ ماننے کی وجہ سے خواہ اللہ تعالےٰ پر نعوذ باللہ اپنے مقرر کردہ قانون کی خلاف ورزی اور وعدہ کے پورا نہ کرنے کا الزام کیوں نہ آئے۔ اس کی انہیں کوئی پروا نہیں:

معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ "انبیاءؑ کے زمانہ میں یا تو جماعت حق کو اہل باطل پر غلبہ دے دیا جاتا ہے۔ اور کافروں کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔ یا پھر خرق عادات کے طور پر مختلف قسم کے مصائب و آلام میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح زمانہ کو فساد سے پاک کیا جاتا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جبکہ سلسلہ نبوت و رسالت بند کر دیا گیا ہے۔ تو سنت الٰہی یہ رہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سرکش و باطل قوتوں کو آپس میں لڑا دیتا ہے۔ یا انہوں نے جو جو سرکشیاں کی ہوتی ہیں۔ بوجہ مظالم توڑے ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسری کو خود ان کا نشانہ بنا دیتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

"مرزا صاحب کی شادی"

مذکور بالا عنوان سے معاصر روزنامہ "ہند" کلکتہ ۳؍ستمبر ۴۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم مغفور اور انکی جماعت کے بارے میں ایک دفعہ سے زیادہ اپنے بعض خیالات ظاہر کر چکا ہوں۔ آجکل کے مسلمان جیسے ہیں معلوم ہے۔ مجھ پر شک کیا جانے لگا کہ اندر اندر قادیانی بن چکا ہوں۔ مگر اپنے آپ کو چھپا رہا ہوں۔ حالانکہ میں قادیانی یا اور کچھ ہو جاتا تو ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر دیتا۔ بہرحال انہی مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مجھے پریشان کئے ہوئے ہیں کہ موجودہ خلیفۂ قادیان کی نئی شادی کے بارے میں کچھ لکھوں۔ مسلمانوں کی یہ ضد مضحکہ خیز ہے۔ مجھے کیا مطلب کسی کی شادی سے؟ لیکن ہندوستان کی "اسلامی دنیا" سراسر مضحکہ خیز ہی ہے۔ اسی لئے مرزا محمود صاحب خلیفۂ قادیان کی شادی بھی ایک اہم مسئلہ بنادی گئی ہے۔ مگر میں بھانڈوں میں شامل ہونے اور مرزا صاحب کا مذاق اڑانے سے انکار کرتا ہوں۔ شادی بیاہ ہر آدمی کا نجی معاملہ ہے مرزا صاحب کا بھی نجی معاملہ ہے۔ اگر انہوں نے بڑھاپے میں اور تین بیویوں کی موجودگی میں چوتھی شادی کی ہے۔ تو کم سے کم مسلمانوں کو اس شادی پر شور مچانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کی شریعت میں یہ فعل جائز ہے۔ اور مسلمان اکابر میں ایسی ان گنت مثالیں ملتی ہیں۔ نجی معاملات کو بھی اگر پبلک معاملات بنا دینے کا رواج قائم ہو گیا۔ تو بڑی بڑی "بزرگیاں" گھوڑے پر پڑی دکھائی دیں گی۔ کیا یہ اچھا نہیں ہے۔ کہ ہر آدمی خود اپنی نجی زندگی زیادہ سے زیادہ اچھی بنانے کی کوشش کرے۔ اور دوسروں کی پگڑی اچھال کے جھوٹی پرہیزگاری سے آراستہ ہونے کی کوشش نہ کرے مرزا قادیان نے جو کچھ کیا ہے اسلام کی شریعت کے ہرگز خلاف نہیں ہے۔ لہذا اسلام کے دعویداروں کو اپنی چونچیں بند رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر مرزا صاحب پر کیچڑ اچھالنا ضروری ہی سمجھ لیا گیا ہے۔ تو پھر اسلامی شریعت کا پہلے جائزہ لینا چاہیئے۔

سالانہ اجتماع ــــ اور ــــ شوریٰ

۱۳ ــــ ۱۴ ــــ ۱۵؍اکتوبر ۴۴ء

اجتماع کے موقعہ پر حسب معمول خدام کی مجلس شوریٰ کا بھی انعقاد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قائدین و زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کی طرف سے ۲۵؍تبوک ۲۳ھش تک ایجنڈے بھجوا دیں ایجنڈوں کے بھجوانے سے قبل یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان تمام تجاویز کو مجالس ماتحت اپنے ہاں اجلاس بلا کر خدام کے سامنے پیش کریں۔ اور صرف وہی تجاویز مرکز میں ارسال فرمادیں۔ جن کے حق میں آراء کا اتفاق ہو۔ یا کثرت آراء کی تائید ہو۔ چنانچہ قائدین و زعماء کرام مرکز میں ایجنڈے بھجواتے وقت اس امر کا ضرور ذکر فرمائیں۔ کہ ان تجاویز کو باقاعدہ اجلاس میں پیش کرنے کے بعد بھجوایا جا رہا ہے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خوشنویسوں کی ضرورت

قادیان کی طباعت کتب کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے اس وقت مرکز میں خوش نویسوں کی سخت قلت ہے۔ اور اچھے کاتب تو پہلے سے ہی بہت کم ہیں۔ اس لئے جو احباب مرکز میں کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ وہ بہت جلد مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ سے خط و کتابت کر کے حالات دریافت کر سکتے ہیں۔ سنگ سازوں کی ضرورت بھی ہے

ناظر دعوت و تبلیغ

جدید انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

نظارت علیا اخبار "الفضل" مجریہ ۱۶؍اگست ۴۴ء میں وضاحت سے اعلان کر چکی ہے کہ تمام احمدیہ جماعتوں کے عہدہ داروں کی میعاد ۳۰؍اپریل ۱۹۴۴ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اور کہ یکم مئی ۴۴ء سے تین سال کے لئے جدید انتخابات کئے جائیں۔ مگر اب تک بہت کم جماعتوں نے اس پر توجہ کی ہے۔ اور جماعتوں کا بیشتر حصہ ابھی ایسا ہے۔ کہ اس نے نئے انتخابات نہیں کئے اور اُن میں وہی عہدہ دار کام کر رہے ہیں۔ جو ۳۰؍اپریل ۴۴ء تک کے لئے منظور شدہ تھے۔ اسی سلسلہ میں بعض احباب کے خطوط سے یہ معلوم کر کے نظارت ہذا کو افسوس ہوا ہے۔ کہ باوجود مقامی احباب کے توجہ دلانے کے ذمہ دار اصحاب (امراء و پریذیڈنٹوں) نے نئے انتخاب کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ نظارت علیا کی رائے میں ایسے اصحاب کا یہ رویہ سخت قابل افسوس ہے۔ کہ انہوں نے مرکزی دفتر کے اعلان اور مقامی اصحاب کے توجہ دلانے کے باوجود جدید انتخابات کی ضرورت و حکمت کو نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر ایک جماعت کو اور ہر ایک جماعت کے امیر اور پریذیڈنٹ کو اس اعلان کے ذریعہ سے بارہ متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان قواعد کے ماتحت جو اخبار "الفضل" میں تفصیلاً شائع کئے گئے ہیں۔ فوراً ۳۰؍اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے نئے انتخابات کر کے عہدہ داروں کی فہرستیں منظوری کے لئے نظارت علیا میں ارسال کر دیں۔ اگر کسی جماعت کا امیر یا پریذیڈنٹ باوجود اس اعلان کے فوراً جدید انتخاب نہیں کرتا۔ تو ایسی جماعت کے افراد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ نظارت علیا میں رپورٹ کریں۔ مگر ایسی رپورٹ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے توسط سے آنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنا عذر بھی پیش کر سکیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مقامی تبلیغ اور انصار اللہ مرکزیہ کی تبلیغی مساعی

انصار اللہ مرکزیہ کے مندرجہ ذیل احباب نے مندرجہ ذیل مقامات میں پندرہ دن تبلیغ کی اور فریضۂ تبلیغ ادا کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے اور دوسرے احباب کو بھی تبلیغ کی توفیق دے۔

(۱) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب محلہ دار العلوم نے یکم اگست سے ۱۵؍اگست تک موضع بھاٹری میں انفرادی تبلیغ کی۔ بیماروں کو دوائی دی۔ ایک شخص نے ان کو مارا اور گالیاں دیں۔ مگر آپ نے ان کو دعا دی۔ اور فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے معزز سکھوں اور مسلمانوں کو پیغام حق پہنچایا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو کام بھاٹری میں کیا۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۲) بابو فقیر علی صاحب محلہ دار البرکات نے ۱۵ دن ماہ اگست میں موضع کلوسوہل۔ گلمنج اور چھینہ ریت والا میں تبلیغ و تربیت کا کام کیا۔ اور زیادہ زور انفرادی تبلیغ پر دیا۔ نمازوں کی باقاعدگی کے لئے کوشش کرتے رہے۔

(۳) سید امام شاہ صاحب محلہ دار الرحمت نے اپنے اصل وطن ضلع گجرات میں مونگ اور رسول پور میں پندرہ دن تبلیغ اور اپنے رشتہ داروں کو جو غیر احمدی ہیں پیغام حق پہنچایا۔

(۴) مولوی محمد شریف صاحب امینی مدرس مدرسہ احمدیہ نے اپنے وطن بنگہ میں پندرہ دن تبلیغ کی۔ علاقہ کی جماعتوں لنگیری۔ خانخاناں۔ بلاچور۔ کنگنہ وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور تبلیغی لیکچر دیئے۔ اور انفرادی طور پر شرفاء اور معززین کو پیغام حق پہنچایا۔

نوٹ:- جن احباب نے ابھی تک اپنے تبلیغی کام کی رپورٹ نہیں بھیجی وہ جلد تر اپنی رپورٹ ارسال فرما دیں۔ تا اخبار میں شائع کی جا سکے۔ خاکسار فتح محمد سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ قادیان

خدام کا سالانہ اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ اخاء ۲۳ھش / اکتوبر ۴۴ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کی "ایک درخواست"

اور

جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی تنقید کا جواب

از مکرم جناب سید امجد علی صاحب

میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی ہر بات کا جواب سوائے اختلافی مسائل پر بحث کے عرض کر دیا ہے۔ جن کے متعلق اگر اس صحبت میں گنجائش نہ ملی۔ تو بعد میں جواب پیش کرونگا۔ سر دست میں جناب (ڈاکٹر صاحب) کے باقی کچھ سوالات کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

اس عنوان کے ماتحت جناب نے میری گزارش کے اس حصہ پر تنقید فرمائی ہے جو "محمد الرسول اللہ صلعم سے بڑھ سکنے" کے الفاظ پر ہے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ محمد الرسول اللہ صلعم سے کوئی انسان نہیں بڑھ سکتا۔ تو کیا اس سے ہمارا یہ منشار ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی تمام قوتیں خالقیت کی اس پیدائش پر ختم ہو گئیں۔ یا یہ اس کی قدرت کی انتہا تھی۔ اس سے آگے وہ قادر نہیں؟ ظاہر ہے کہ ہمارا منشار قدرت الٰہی کو محدود کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلعم جیسا انسان نہ کبھی آج تک پیدا ہوا نہ ہے۔ اور نہ قیامت تک کوئی ہوگا۔ کیا حضرت امام جماعت قادیان نے اس حقیقت کا اقرار نہیں کیا۔ کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ تو باقی الفاظ کے استعمال کی بحث کے سوائے اور باقی کیا رہ جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ انہوں نے "بڑھ سکتا ہے" کے الفاظ کیوں استعمال کئے وہ فرماتے ہیں "نہیں بڑھ سکتا" کے الفاظ میں ان کو خدا تعالےٰ کی طرف ایک بخل کی نسبت محسوس ہوئی۔ کہ اس نے دروازے ترقی کے تعصب سے بند کر دیئے۔ اور اس لئے اس میں محمد رسول اللہ صلعم کی ذاتی خوبی یا فوقیت کا کوئی پہلو نہ نکلتا تھا۔ ذاتی فوقیت کسی کی بھی بنتی ہے۔ جب دوڑ کا میدان سب کے لئے مساوی کھلا ہو۔ اور اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے۔ آپ اس عذر کو قبول نہیں کرتے۔ اور اسکے خلاف تنقید کرتے ہیں۔ اگر آپ اس تنقید میں اس امر کو ظاہر کر دیتے ہیں کہ "نہیں بڑھ سکتا" کے لفظ کا جو مفہوم آپ قرار دیتے ہیں۔ یعنی نہ کوئی آج تک بڑھا نہ اس وقت کوئی بڑھنے والا ہے۔ نہ قیامت تک کوئی بڑھنے والا پیدا ہوگا۔ اس مفہوم کو وہ شخص بھی قبول کرتا ہے۔ جو "بڑھ سکتا ہے" کے لفظ کہتا ہے۔ اس کا اظہار کر کے اگر آپ پھر عذر پر تنقید کریں۔ کہ اس عذر میں یہ نقائص ہیں تو تنقید دیانتدارانہ ہے۔ لیکن اگر آپ پھر بھی شور ایسا ڈالیں جس سے مفہوم یہ ہو کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی اس حقیقت سے انکار کرتا ہے۔ کہ "آپ کا ثانی نہ کبھی ہوا نہ ہے نہ پیدا ہوگا" تو یہ تنقید دیانتدارانہ نہ ہوگی۔ یہی وہ فرق ہے جو میں نے عرض کیا تھا جس کی نسبت جناب نے تنقید کے اس حصہ کے ضمن اول میں تشریح طلب فرمایا ہے۔ آپ ہی غور فرمالیں۔ کہ اگر کوئی شخص یہ کہدے کہ "نہیں بڑھ سکتا" کے الفاظ کہہ کر تم اللہ تعالےٰ کی قدرت اور صفت خالقیت کو محدود کرتے ہو۔ تو آپ اس الزام کو تسلیم کریں گے۔ آپ اس نفی کو محدود بتانے پر مجبور ہوں گے۔ جو بظاہر غیر محدود ہے۔ اسی طرح امام جماعت قادیان اثبات کے الفاظ استعمال کر کے اثبات کو محدود کرتے ہیں۔ تو آپ ان کے عذر پر تنقید اسی لحاظ سے کیوں نہیں کرتے۔ جبکہ مفہوم حقیقت پر آپ دونوں متفق ہیں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ جبر و قدر کے نظری مسئلہ سے زیادہ اس بحث کی وقعت کچھ نہیں۔ آپ اسے میری خوش فہمی قرار دیتے ہیں۔ میں نے مثال دی تھی حضرت ابراہیمؑ کے قول کی لا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا میں نے تحت اللفظ ترجمہ کر کے عرض کیا تھا۔ کہ یہ استثنا فرض اپنے ارادہ کے عجز پر اللہ تعالےٰ کے حضور ادب کا اظہار ہے۔ آپ نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔ اور اس میں ترجمہ کی نسبت الفاظ خود بڑھا کر یہ معنے کئے ہیں۔ کہ بت نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وہ خدا کے اختیار ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ "اگر خدا چاہے تو بتوں کو طاقت دیدے۔ کہ وہ انہیں نقصان پہنچا سکیں۔" حالانکہ واقعات یہ ہیں کہ ما تشرکون بہ میں صرف بت ہی شامل نہیں۔ بلکہ تمام اسباب جاندار وغیر جاندار شامل ہیں۔ اور انبیاء اور ان کے ساتھیوں کو ظاہری صورت میں ان سے دکھ اور نقصان بھی پہنچتے ہیں۔ پھر میرے معنوں کی تائید میں اور بھی متعدد آیات ہیں۔ مثلاً جہاں مومنوں کو روکا ہے۔ کہ دشمنوں پر جنگ کی حالت میں بھی بدی کے مطابق بدی کا بدلہ دیں۔ زیادتی نہ کریں۔ وہاں فرمایا ہے۔ و لو شاء اللہ لسلطھم علیکم "اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا۔" حالانکہ وہ نہیں کرتا۔ اس کا وعدہ ہے۔ یہ تخویف اندازی ہے۔

پھر ۳ ؍ اگست کے "الفضل" میں امکانِ مثیل کی بحث پہلے حضرت اسمٰعیل شہید کی طرف سے کی جانے کا حوالہ بھی دیا جا چکا ہے۔ انہوں نے بھی ایسے الفاظ استعمال فرمائے۔ کہ خدا تعالیٰ مثیل محمدؐ پیدا کر سکتا ہے۔ مگر کریگا نہیں۔ اور دلیل میں ایک طرف آیۃ اولیس الذی خلق السمٰوٰت والارض بقادر علیٰ ان یخلق مثلھم پیش کی ہے۔ اور دوسری طرف آیۃ خاتم النبیین۔

متضاد باتیں

آپ فرماتے ہیں:۔ "واللہ اعلم متضاد باتوں میں میاں صاحب کو کیا مزا آتا ہے۔" تضاد بُرا ہے۔ جہاں تضاد عقلی و حقیقی ہو۔ ورنہ صرف الفاظ کا تضاد تو آپ کو ہر جگہ نظر آئیگا۔ یہ الفاظ کا تضاد ہی حضرت مسیح موعودؑ کے کلام میں اپنے اپنے مفہوم کے مطابق نظر آتا ہے۔ جو جماعتوں کی تفریق کا باعث ہے کہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے مطلب کے حوالے پیش کرنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ پھر اس تضاد کے حوالہ جات بزرگان سلف کے اقوال میں بھی موجود ہیں۔ پھر احادیث میں جبر و قدر کے متعلق کسقدر تضاد الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ اور دوسری جگہوں میں بھی میں صرف ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ کیا یہ فرمان رسولؐ نہیں۔

کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام

پھر کیا یہ بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔ کہ ایک بچہ کی موت پر جب حضرت عائشہؓ نے جنتی کہا تو آپؐ نے فرمایا۔ اسکے خلاف بھی ہو سکتا ہے خلق للنار اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب اٰباءھم۔ پھر ایک دوسری حدیث میں کیا حضرت عائشہؓ نہیں کہتیں قلت ذراری المشرکین قال من اٰباءھم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین۔ کیا [illegible] زیادہ الفاظ کے تضاد [illegible] کی مثال ہو سکتی ہے۔ لیکن مفہوم میں کوئی مطابقت ہو تاویل سے آپ مطمئن ہو [illegible] گے۔ پس الفاظ میں بظاہر تضاد فی ذاتہ محل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس کے برمحل یا بے محل ہونے پر تنقید ہو سکتی ہے۔ واجب غیر واجب مناسب نامناسب غلط صحیح ان تمام پہلوؤں پر بحث کریں۔ مگر قطعی نفی آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ زبان کے الفاظ محدود اور حقائق اور تخیل انسانی غیر محدود پھر زبان دانی کی حدود ہر فرد کی مختلف اور فہم مختلف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر و قدر کے متعلق انسانی دماغ کے مختلف تخیلات کی تسکین کے لئے نظریئے بیان بھی فرمائے ہیں۔ مگر صحابہؓ کو اس پر بحث کرتے ہوئے دیکھ کر سخت غضب اور رنج کا اظہار فرمایا اور فرمایا ابھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم۔ پھر اللہ تعالےٰ کی رحمت اور مغفرت کی وسعت کو عوام میں خوشخبری دینے کا حکم بھی دیا۔ جس کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت عمرؓ سے مار بھی کھائی اور دوسرے موقعہ پر خود فرمایا۔ کہ عمل میں سستی پیدا ہوتی ہے۔ عوام میں یہ بیان نہیں کرنا چاہیئے پس میری گزارش یہ ہے۔ کہ جو جزو کسی قول سے مقصود ہو اسکو مٹانے کی سعی جائز ہے لیکن قائل جب خود جزو کے پہلو کی نفی کرنے پر مصر ہو تو پھر جزو کو اس کی نیت کیطرف منسوب کئے جانا اگر تعنت و تحقیر اور فتنہ کو ڈھونڈنا نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا بموجب فرمان رسول مندرجہ بالا یہ موقع ایسی بحثوں کے دفن کر دینے کا نہیں۔

آپ نے اور جناب مولوی صاحب نے بار بار متعدد سوال فرمائے ہیں۔ جنکی غرض سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آپ مجھ سے کوئی ایسا لفظ سننا یا موتہ سے نکلوانا چاہتے ہیں جس پر آپکو موقعہ مل جائے [illegible] کے اندر حقیقت پائی جائے یا نہ کہ آپ تو یہ کہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس نے اپنے عقائد منافقت سے کھو دیئے یا قادیان کے دوستوں میں حوالہ دے کر آپ یہ کہہ سکیں - کہ وہ تمہارے خلاف چل رہا ہے - میں اس خواہش میں آپ کو مایوس نہیں کرنا چاہتا - ایسی نیت سے سوال کرنے والے کا جواب یا خاموشی ہے یا حضرت اسمٰعیل شہید کا مندرجہ بالا حوالہ ہے۔ عام بول چال میں اگر کوئی مجھ پر سوال کرے تو میں سننے والے کے اپنے فہم کے زیر نظر یہی جواب دوں گا - کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی انسان نہیں بڑھ سکتا - اگر وہ مجھے کہے کہ تمہارے امام نے کہا ہے - بڑھ سکتا ہے تو میں اسے کہوں گا کہ وہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہے - جو تمہارے ذہن میں نہیں - جو تمہارے ذہن میں ہے اس حقیقت کی نسبت وہ بھی یہی مانتے ہیں کہ ایسا نہ کبھی ہوا - نہ کبھی ہوگا - کیا اب آپ مطمئن ہو جائیں گے - مگر میں ادب سے عرض کروں گا - کہ میں اکھاڑے کی ذہنیت سے بالاتا ہوں - ہر اختلاف لفظی یا بعض معنوی کو بھی افتراق کی وسعت کے لئے استعمال نہ کریں - اس میدان میں میں ہار مانتا ہوں میں اس حقیقت کو روشن کروں گا - کہ افتراق الفاظ کی بحثوں نے پیدا کیا ہوا ہے اختلافات کی حقیقت ایسی نہیں کہ افتراق اس کا لازمی نتیجہ ہو ----- ۱۹۱۴ء کا جناب مولوی صاحب کے اعلان کا جو حوالہ میں نے دیا ہے وہ اسی لئے دیا ہے کہ اس وقت تک دو اسلام نے مسئلہ کو صرف اختلافی مسئلہ تسلیم کیا ہے - اور اسے باہمی اشاعت دین میں تعاون کے منافی نہیں سمجھا گیا تھا - ڈاکٹر صاحب جن نو شرائط کو آج پیش کر رہے ہیں یعنی نظام ان کے نظریہ کے مطابق چلانا اور اختلافات عقیدہ کا اظہار یہ شرائط تو جماعت الگ نہ بنانے کے لئے تھیں - آج دن تو دو الگ جماعتوں میں ہوتا ہے - کیا آج اگر یہ دونوں شرائط مان لی جائیں اور امام جماعت قادیان آپ کی نظروں میں مسلمانوں کی تکفیر کرنے والے ذاتی طور پر اسی طرح رہیں - تو آپ ان شرائط کے مان لینے پر ان پر سے تکفیر مسلمین کی سزا یا تکفیر کا فتویٰ واپس لے لیں گے - پھر ایک دوسرے کے پیچھے اس بنا پر نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ تبدیل ہو جائے گا - جو اصول آپ نے

بعد میں قائم کئے ہیں - مکرم ڈاکٹر صاحب - تعاون یہی ہے کہ اس وقت اسکو باہمی تکفیر کا ذریعہ نہیں بنایا گیا - یا نہیں قرار دیا گیا - حضرت ایک اختلافی مسئلہ - قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت اور حضرت مسیح موعود کی مسیح موعود اور مہدی موعود پیش کرنے میں ہمارا پلیٹ فارم مشترکہ ہو سکے - نظام اپنا اپنا رکھیں ایک دوسرے پر طعن نہ ہو عقائد کی تفصیلات اپنے اپنے رنگ میں جو چاہیں پیش کریں - اختلافات کی تاویلات جہاں تک ہو سکے موافقت پیدا کرنے کے لئے کیجانے کا رجحان ہو نہ کہ انشقاق - ذاتی تعلقات اچھے رکھے جائیں ایک دوسرے کی عزت کی جائے - تعاون کے یہ پہلو ہیں - جو اس وقت کے اعلان پر اگر عمل ہو تو آج بھی ہو سکتے ہیں - مگر آج تو حلیہ ہی بگڑا ہوا ہے۔

خلافت امویہ کے خلاف جب عبداللہ بن زبیرؓ نے خروج کیا - تو ان کے ساتھی عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گئے - کہ ان کو ساتھ دینے کے لئے مجبور کریں اور کہا کہ خلافت امیہ فتنہ ہے - اس کے خلاف خروج ہونا چاہیئے - حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا قاتلنا حتی لم تکن فتنة وکان الدین للہ وانتم تریدون ان تقاتلوا حتی تکون فتنة ویکون الدین لغیر اللہ سوچیں ہماری باہمی آویزش وہی رنگ نہیں رکھتی

مسئلہ تکفیر

آپ فرماتے ہیں - یہ ایک داستان پارینہ ہے اس لئے میں بھی اسے ایک علیحدہ مضمون کے لئے اسوقت چھوڑتا ہوں - اور اسی میں جناب مولوی صاحب کے متعلقہ سوالات کا جواب بھی عرض کروں گا - اس وقت صرف جناب ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے آخری نوٹ پر چند الفاظ

عرض کرتا ہوں - جناب نے فرمایا ہے " یا تو جب میں تو اسکو میاں صاحب کا معجزہ سمجھتا ہوں کہ ایک اچھا بھلا فہیم انسان متضاد باتیں کرنی شروع کر دیتا ہے " یہ متضاد بات کیا ہے - وہ یہ کہ میں یہ خیال رکھے ہوئے کہ کلمہ گو کو کافر نہ کہا جائے " حدیث من مشی مع ظالم لیقویه وھو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام نقل کر کے میاں صاحب کے فتویٰ منکرین مسیح موعود کو خارج از دائرہ اسلام کی تصدیق بھی " کر رہا ہوں - میرے محترم میں نے تو یہ تضاد حل کرنے کے لئے جناب کی خدمت میں پیش کیا ہے یا جناب مولوی صاحب کی خدمت میں - مولوی صاحب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو نہ ماننے والوں کے متعلق " دائرہ اسلام سے خارج " کے الفاظ کہنے والا " کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دیتا ہے - میری گزارش یہ ہے کہ " دائرہ اسلام سے خارج " کسی کلمہ گو کے متعلق کہدینے سے کلمہ طیبہ کی منسوخی کا نتیجہ نہیں نکلتا جن کی وجوہات میں نے اسی مضمون میں مفصل عرض کی ہیں - اور اگر آپ ان تفصیلات کو قبول نہ فرماویں تو پھر آپ کے سامنے یہ مشکل آئے گی - کہ اس حدیث کے مطابق جو ظالم دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ کلمہ گو تو ہے - پس کیا یہ حدیث کلمہ طیبہ کو منسوخ نہیں کرتی - دونوں چیزیں آپ کے مسلمات میں سے ہیں - ظالم مسلمان بھی ہے اور دائرہ اسلام سے خارج بھی ہے - مگر اس تضاد سے آپ کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار نہیں دیتے اس کی خدا کے لئے تشریح فرماویں - میں نے متضاد بات کہی نہیں - آپ کے متضاد مسلمات صاف کئے جانے کے لئے پیش کئے ہیں - اب خواہ میاں صاحب کا معجزہ ہو یا اس کو اس رنگ میں معجزہ پیش کرنے والے کے فہم کا ہر شخص خود اندازہ لگا سکتا ہے -

تصحیح - دواخانہ خدمت خلق کا اشتہار " درشاہکن " ۲۰۱ ۔ ۲۰۷ و ۲۱۲ میں چھپ چکا ہے غلطی سے ۸ کی بجائے ۱۲ قیمت لکھی گئی ہے اصل قیمت ۸ ہے۔

منیجر الفضل

سبزیوں کے پیدا کرنیوالوں کو خوشخبری

یہ جنگ کا زمانہ ہے - لوگ ہر کاروبار میں روپیہ کماتے ہیں - آپ کو اس وقت خاموشی سے نہیں بیٹھنا چاہیئے - یہ وقت روپیہ کمانے کا ہے قومی اور فوجی ضرورت کے لئے زیادہ سے زیادہ سبزیاں پیدا کرو - اور خوب دولت کماؤ ہم نے آپ کی سہولت کے لئے اپنے فارموں میں ولائتی قسم کے سبزیوں کے بیج تازہ تیار کئے ہیں - جو آپ کو نہایت ارزاں قیمت پر فہرست بھیجے کا کارڈ لکھنے پر بذریعہ وی پی ارسال کئے جائینگے روز روز ایسے موقع نہیں آتے - اور اگر آپ نے یہ سنہری موقع ضائع کر دیا - تو پھر بعد میں پچھتاؤ گے ہمارے پاس ولائتی تخم ہائے شلغم - گولڈن بال - سنو بال - سپرل ٹاپ نول کھول - گاجر - چقندر - شوس نید گوبھی مولی پالک - بینیز وغیرہ مٹاک میں موجود ہیں اس کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ سو قسم کے پھولوں کے بیج بھی ہیں - آج ہی اپنا آرڈر بک کرائیں ورنہ بعد میں تکلیف ہوگی -

ہر شہر اور دیہات کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے - خواہشمند اصحاب درخواست کریں شرائط خط و کتابت سے طے ہوں گے -

جنرل منیجر گلگار سیڈ پروڈکشن فارمز اینڈ سپلائنگ سٹور سرینگر کشمیر (گورنمنٹ رجسٹرڈ)

ھمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

" درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو - یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں - اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے - جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ہے - اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا - بڑا ہی بدقسمت وہ جو اس موقع کو کھو دے (الحکم) اسلئے آپ ہمارا اردو - انگریزی گجراتی ست لٹریچر منگوا لیجئے - ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھئے - وقت تبلیغ تحفۃً دیجیئے - دوسری راہ یہ ہے کہ اپنے علاقے کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ مع قیمت روانہ فرمایئے - ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظور نہیں ہوئیں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۶۵۲ مسکہ محمودہ خانم زوجہ ملک محمد خورشید صاحب قوم ککے زئی افغان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت حسب ذیل زیورات میرے پاس ہیں۔ کلپ طلائی ۶ ماشہ کانٹے طلائی ۴ ماشہ۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ ان کی قیمت اس وقت کے لحاظ سے مبلغ ۸۵ روپے بنتی ہے۔ ان کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ پانصد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یہ کل رقم مندرجہ بالا مع حق مہر کے مبلغ -/۵۸۵ روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ محمودہ خانم بقلم خود گواہ شد:۔ محمد خورشید بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ کریم الٰہی امام الصلوٰۃ محلہ

۷۶۶۳ مسکہ مرزا وسیم احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالمسیح قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے ابا جان کی طرف سے -/۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں یہ وصیت آئندہ میری ہر قسم کی آمدنی پر حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ العبد مرزا وسیم احمد دارالمسیح قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ گواہ شد اعجاز احمد واقف تحریک جدید۔

۷۶۱۱ مسکہ عظیمہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خان حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ پانچ سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اور -/۱۵۰۰ روپیہ بذمہ میرے والد چوہدری غلام علی صاحب باجوہ کے ہے اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات بھی ہیں چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولہ -/۴۲۰ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد -/۵۰ ٹاپس طلائی قیمت -/۲۲۔ اس مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ عظیمہ بیگم باجی زوجہ چوہدری عزیز احمد باجوہ بقلم خود دارالسعۃ قادیان گواہ شد غلام حسن نفیدیونس حسن منزل دارالفضل۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

۷۶۱۸ مسکہ خدیجہ بیگم اہلیہ ملک دوست محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یہ ہے۔ زمین واقع محلہ دارالشکر ایک کنال قیمتی -/۳۰۰۔ چوڑیاں طلائی ایک جوڑی وزنی چار تولہ انگوٹھیاں ۲ عدد نصف تولہ سوتی ایک عدد نصف تولہ کانٹے ایک جوڑی نصف تولہ کل ۵۱/۲ تولہ۔ مذکورہ بالا تمام جائیداد مہر میں شامل ہو چکی ہے۔ مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ اور میرے ورثاء میری اس وصیت پر پابند ہوں گے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کے مطابق رقم ادا کردوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جائے گی۔ الامۃ:۔ خدیجہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد:۔ دوست محمد خاوند موصیہ گواہ شد حق نواز دارالفضل۔ گواہ شد علی محمد سیکرٹری مال دارالفضل۔

۷۶۱۵ مسکہ حفیظ الدین ولد بہادر صاحب قوم کشمیری پیشہ بیکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن بہادر حسین ڈاک خانہ ماستیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے چھ کنال زمین چاہی کے سوا میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آجکل کے حساب سے چھ کنال زمین کی قیمت -/۶۰۰ روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ نقد ادا کردینا چاہتا ہوں تا کہ میرے مرنے کے بعد کوئی جھگڑا نہ ہو۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا حفیظ الدین گواہ شد:۔ خواجہ عبد الحمید کارکن امور عامہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الکریم بقلم خود ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

۷۶۱۰ مسکہ حاکم بی بی زوجہ جیون دین صاحب چوہدری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن فیض اللہ چک ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد سوائے حق مہر کے کوئی نہیں ہے۔ منقولہ و غیر منقولہ میرا حق مہر میرے خاوند کے ذمہ مبلغ یک صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے پاس زیور بھی کوئی نہیں ہے۔ الامۃ حاکم بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد جیون دین خاوند موصیہ گواہ شد:۔ فتح محمد بقلم خود

۷۶۰۷ مسکہ برکت بی بی زوجہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقی قوم لون کشمیری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ دو منزلہ واقع شہر گوجرانوالہ قیمتی اڑھائی ہزار۔ ایک کنال زمین واقع قادیان محلہ دارالشکر قیمتی اڑھائی سو روپیہ۔ ایک عدد گائے بھینس قیمتی ۲۰۰ روپیہ۔ حق مہر -/۲۰۰ روپے۔ کل رقم -/۲۹۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا رقوم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو کہ -/۲۹۵ روپے ہوتے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی موصیہ گواہ شد:۔ ڈاکٹر احمد دین افریقی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ علی محمد الہامی انسپکٹر وصایا

۷۶۰۴ مسکہ امۃ السلام زوجہ جمعدار عبد الحمید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن نوجل ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ (۲) جیب خرچ -/۲۰ (۳) نقد مبلغ -/۱۵۰ (۴) زیور طلائی ایک تولہ -/۷۴ روپیہ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں اور میں مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ السلام موصیہ معرفت منشی عبد الکریم صاحب موضع بھلو تال براستہ نوجل ضلع جالندھر۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم قادیانی مسجد فضل قادیان۔ گواہ شد جمعدار عبد الحمید خاوند موصیہ۔

۷۵۹۷ مسکہ آمنہ بیگم بنت میر ولی محمد صاحب مرحوم قوم میر احمدی عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اپنی والدہ صاحبہ کے زیر سایہ پرورش پا رہی ہوں۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے کچھ زیور عطا کردیا ہے جس کی قیمت نالج الوقت ایک سو روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد بھی میری ثابت ہوئی تو اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں نے بمد وصیت کوئی رقم ادا کی یا سے داخل کی تو وہ رقم منہا سمجھی جائے گی سو کچھ انگوٹھی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللھم آمین۔ الامۃ:۔ آمنہ بیگم موصیہ دارالرحمت۔ گواہ شد:۔ خیر الدین سیکھوانی دارالرحمت۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کاتب وصیت ہذا۔

۷۵۹۲ مسکہ امۃ اللطیف زوجہ میستری تاج دین صاحب قوم پٹھان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ زیور چاندی کے وزنی ۵ تولہ ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ اللطیف موصیہ۔ گواہ شد عبد الرحیم احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری۔ گواہ شد:۔ تاج دین خاوند موصیہ دھرم پورہ لاہور رتنی آبادی داتا گنج منفا پورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۵۹۱ منکہ امۃ الحبیب اختر بنت غلام محمد اختر راشننگ آفیسر قوم راجپوت بھٹی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں ان کی طرف سے مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں میں انشاء اللہ ہر ماہ اپنا حصہ ادا کر دیا کروں گی۔ اگر میری کوئی اور جائیداد بنی تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو میرے رشتہ دار اس کے ۱/۱۰ حصہ کو انشاء اللہ ادا کرینگے۔ اگر میں وصیت میں سے کچھ ادا کر کے انجمن سے رسید حاصل کر لوں تو وہ میرے حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ:- امۃ الحبیب اختر بنت غلام محمد اختر راشننگ آفیسر دہلی۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر دارالبرکات۔ گواہ شد:- ڈاکٹر حمید الدین صدر دارالبرکات

۷۶۲۳ رفیقہ بیگم زوجہ ذوالفقار علی غنی قوم مغل عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) سونا بصورت زیورات ۲۷ تولہ چاندی بصورت زیور ۸۰ تولہ۔ مہر خاوند مبلغ تین ہزار نقد جو کہ میرے والد صاحب نے دیا ہے مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو کچھ میری جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ رفیقہ بیگم بقلم خود گواہ شد۔ ذوالفقار علی غنی خاوند موصیہ گواہ شد:- اقبال علی غنی جرنلسٹ انگریزی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سیشن ہاسپٹل دہلی۔ گواہ شد محمد زینب بیشنر ای اے سی والد موصیہ۔

۷۶۲۲ منکہ ضمیر احمد ولد نبی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن امروہہ ضلع مراد آباد یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری اپنی جائیداد بصورت اراضی یا مکان کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں اور ابھی میری آمد ہی ہے اس لئے میں اپنی ماہوار تنخواہ میں سے جو اس وقت ۵۰ روپے ملتے ہیں

دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں بلکہ ہمیشہ اپنی آمد میں سے دسواں حصہ دفتر بہشتی مقبرہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد یا میری زندگی میں کوئی جائیداد علاوہ اس کے حاصل ہو گی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اور جو رقم اپنی زندگی میں بابت جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا اس کی رسید حاصل کروں گا۔ تب یہ رقم اس جائیداد سے مجرا ہو گی۔ لہٰذا یہ تحریر بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کر دیتا ہوں کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے العبد:- ضمیر احمد محلہ گھیر و چھپیا مکان نمبر ۲۸ امروہہ حال ملازم احمدیہ گرین کمپنی ۱۳ اچھاپور سی پی گواہ شد:- فضل الٰہی ذہبی استاد احمدیہ گرین کمپنی نمبر ۱۳ حال چھاپور سی پی۔ گواہ شد:- نور الدین خوشنویس دارالرحمت

۷۶۱۲ منکہ حسین بی بی بیوہ چودھری برکت علی صاحب قوم کھٹی عمر باون سال ساکن اراضی یعقوب سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد صرف ایک سو روپیہ نقد ہے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ:- حسین بی بی موصیہ گواہ شد: ظہور احمد دارالرحمت گواہ شد: فضل کریم کھٹی پسر موصیہ۔

۷۶۰۳ منکہ سیدہ بشریٰ بیگم زوجہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے اور ایکہزار روپیہ نقد ہے یہ کل ہے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں زیورات کی فہرست اور قیمت سے چند دنوں تک دفتر وصیت کو اطلاع دوں گی۔ الامۃ:- سیدہ بشریٰ بیگم گواہ شد:- مرزا بشیر الدین محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد:- حبیب اللہ شاہ گواہ شد:- زین العابدین ولی اللہ

۷۵۷۴ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم جمعدار قوم جٹ پڈے عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ زیورات کانٹے طلائی ایک تولہ سرکی سوئی طلائی ایک تولہ۔ پازیب پاؤں چاندی اندازاً ۱۰ تولہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ:- مبارکہ بیگم زوجہ جمعدار محمد ابراہیم۔ گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش سکرٹری وصایا دارالرحمت۔ گواہ شد:- علی محمد بھاگی و مولوی المنیر وصایا۔

۷۵۳۷ منکہ رشیدہ بی بی بنت میاں محمد دین صاحب گمہار پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرے پاس صرف ذیل کے زیورات ہیں۔ کلنٹے طلائی قیمتی ۸۰/- روپے (۲) پٹڑیاں نقرئی ۲۰/- کل سو روپیہ ہیں اس رقم کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرا خاوند عبدالکریم کہیں باہر گیا ہوا ہے سنا ہے کراچی رہتا ہے مجھے کوئی خط نہیں بھیجا اور نہ کبھی کوئی خط آیا ہے۔ اگر آئندہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی مہر ۲۵۰/- روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے مگر اس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ الامۃ:- رشیدہ بی بی داکر گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش بقلم خود دارالرحمت گواہ شد:- ظہور احمد دارالرحمت۔

۷۵۲۴ منکہ خدا بخش ولد پیر بخش قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل موجود ہے۔ ایک مکان واقعہ دارالفتوح ایک کنال زمین میں مع دکانات۔ دوسرا مکان واقعہ دارالبرکات قریب دو کنال زمین ریلوے روڈ پر مع دکانات واقعہ ہیں جن کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ بعد ادائیگی قرضہ جات ذیل دو ہزار روپیہ صادقہ بیگم دختر اور ایک ہزار روپیہ حمیدہ بیگم دختر اور ۵۰۰/- روپیہ حق مہر اپنی بیوی کا۔ باقی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

اس کے علاوہ میری ایک جائیداد شہر زیدان واقعہ ملک ایران میں ہے۔ اگر اس پر میرا قبضہ ہو گیا تو اسکا بھی دسواں حصہ انشاء اللہ ادا کروں گا۔ دو کنال زمین میں مکان دوکانات ہیں۔ دعا کریں کہ اس پر میرا قبضہ ہو جاتے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اس وقت آمد مبلغ للعہ ماہوار ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:- خدا بخش موصی دارالفتوح۔ گواہ شد:- سربلند بیشنر صدر دارالفتوح۔ گواہ شد:- نور الدین تاجر دارالفتوح۔

۷۵۲۵ منکہ پیر اندتہ ولد میاں کرم الدین صاحب قوم مغل پیشہ ترکھان عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ دس مرلہ زمین میں محلہ دارالبرکات اور ایک دکان ایک مرلہ زمین میں واقعہ دارالفتوح جنکی قیمت اندازاً ۲۵۰۰/- ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ دستکاری پر ہے جس کی ماہوار آمد تقریباً بیس روپے ہے جس کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر بعد وفات اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد دستخطی پیر اندتہ دارالفتوح۔ گواہ شد:- سربلند بیشنر صدر دارالفتوح۔ گواہ شد:- نور الدین احمدی تاجر دارالفتوح

۷۵۵۲ منکہ عبدالسبحان ولد میاں رحمن میر قوم کشمیری پیشہ معماری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے صرف محنت مزدوری پر گزارہ ہے جو قریباً ماہوار آمد مبلغ بیس روپے ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کر دیا کروں گا۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد میرے نام ثابت ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:- عبدالسبحان مستری بقلم خود۔
گواہ شد:- سربلند بیشنر صدر دارالفتوح
گواہ شد:- نور الدین احمدی دارالفتوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زندہ قوم — کا — زندہ نشان

احمدیت کے یہ خادم قوم کے زندہ جواں ؛ قوم کے یہ نوجواں ہیں قوم زندہ کا نشان

ہمارا خدا وہی زندہ خدا ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ کیلئے زندہ ہے۔

اس کا آخری پیغام اسلام ایک زندہ پیغام اور اس کی آخری تعلیم قرآن ایک زندہ تعلیم ہے

احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے اور اس زندہ اسلام کا ایک دوسرا نام ہے

جس کے آئینہ میں ہم نے

اپنے اس زندہ خدا — اس زندہ اسلام — اس زندہ قرآن کو پایا

چنانچہ

قوم احمدیت — اُس زندہ خدا کی قائم کردہ — اُس زندہ اسلام کی علمبردار — اور اس زندہ قرآن پر عمل پیرا — ایک زندہ قوم ہے

لیکن

اُسکی زندگی کی رگِ حیات — قوم کے وہ زندہ نوجوان ہیں — جو زندہ قوم کے زندہ نشان ہیں

پس

اے احمدیت کے خادم!

آج تیری زندگی — قوم احمدیت کی زندگی ہے

اُٹھ!! اور اپنی اس عظیم الشان ذمہ داری کو پہچان!

مجلس خدام الاحمدیہ

ایسی تنظیم میں شامل ہو کر اپنی زندگی کے سامان فراہم کر کہ تیری زندگی ایک زندہ نشان ہے

اس امر پر کہ

احمدیت زندہ — قرآن زندہ — اسلام زندہ

اور ان سب سے بڑھ کر

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار ملک عطاء الرحمن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کیوبک ۱۲ ستمبر۔ یہاں مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ میں جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اسمیں مارشل سٹالن کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اپنی مصروفیات کے پیش نظر معذوری کا اظہار کر دیا ہے

پٹنہ ۱۲ ستمبر۔ گورنر بہار نے ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ صرف ترہٹ کے ڈویژن میں ہیضہ سے ۶۸۰۰۰ ہزار اموات ہوئیں۔ اور ملیریا سے ایک لاکھ ۱۵ ہزار۔ یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے ۳۱ جولائی تک اس صوبہ میں ایک لاکھ ۵۴ ہزار بچے پیدا ہوئے اور دو لاکھ ستر ہزار اموات ہوئیں

لاہور ۱۲ ستمبر۔ کل لالہ ویریندر صاحب ایڈیٹر پرتاپ کو ۸ ستمبر کے پرچہ میں ایک غلط خبر کی اشاعت کی بنا پر ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ مسٹر چرچل کے ساتھ مسٹر ایڈن۔ چیف آف دی جنرل سٹاف اور بعض دیگر افسر بھی ہیں۔ مسز چرچل بھی ساتھ ہیں کانفرنس کی کارروائی کے لئے تین سو کلرکوں کا عملہ وقف کیا گیا ہے۔ ۱۹۴۱ء سے اب تک مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں یہ نویں ملاقات ہے۔

بغداد ۱۲ ستمبر۔ روس اور عراق میں کل سے ڈپلومیٹک تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ اور عنقریب سفیروں کا تبادلہ ہوگا۔

روم ۱۲ ستمبر۔ حکومت اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ ۵۷ جرنیلوں اور ۷۹ کرنیلوں کو غداری کی وجہ سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ جاپان کے وزیر جنگ نے جاپانی پارلیمنٹ میں یہ بے پر کی اڑائی کہ جاپانی فوج نے برما کے محاذ پر ایک ماہ میں اسی ہزار اتحادی سپاہی ہلاک کر دیئے۔ اور تین لاکھ مختلف امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے چند روز ہوئے اعلان کیا تھا کہ چھ ماہ میں برما کے محاذ پر چالیس ہزار اتحادی سپاہی ہلاک ہوئے اور جاپانیوں کو اس اثناء میں ایک لاکھ جانوں کا نقصان ہوا

لاہور ۱۲ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کوئی مسافر اپنے سامان کے ساتھ پانچ سیر سے زیادہ کھانڈ صوبہ سے باہر نہیں لے جا سکتا۔ پہلے دس سیر تک لیجانے کی اجازت تھی۔

چنگکنگ ۱۲ ستمبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوج نے ونچو کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح اب چین کے پاس صرف ایک بندرگاہ فوچو رہ گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ سپریم ہیڈ کوارٹرز نے اعلان کیا ہے کہ کل امریکی فوج نے بڑی تعداد میں جرمن سرحد کو پار کر لیا۔ پہلی خبر میں بتایا گیا تھا کہ وہ پانچ میل آگے بڑھ گئیں۔ کچھ اور دستے سیگفریڈ لائن کی ایک چوکی تک پہنچ گئے۔ آخن کے علاقہ میں بڑی امریکن توپیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور پچاس میل لمبے مورچے پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینل کے کنارے کل اتحادی فوج لاگورے کی بندرگاہ سے اور قریب پہنچ گئی اور چار سو جرمن سپاہی قید کر لئے۔ تیسری اور ساتویں امریکن فوجیں آپس میں مل گئی ہیں۔ روسیوں نے لونگا کے پاس مشرقی پرشیا کی سرحد کو پار کر لیا۔ جو دریائے نارو کے کنارے پر ہے۔ جرمن فوجیں یہاں سے ۲½ میل دور ہیں۔ ایک اور روسی دستہ لیتھونیا سے پرشیا کی سرحد پار کر چکا ہے

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ اٹلی میں آٹھویں اور پانچویں فوجیں کئی جگہ گاتھک لائن تک پہنچ چکی ہیں۔ کل بڑی توپوں نے اس لائن کی قلعہ بندیوں پر زور کی گولہ باری کی۔

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ مسٹر جناح اور گاندھی جی کی ملاقات صبح ۱۰½ بجے سے ایک بجے تک جاری رہی اور شام کے ۵½ بجے پھر شروع ہو گئی۔ کل کی ملاقات بھی دو گھنٹے جاری رہی تھی۔ دونوں میں سے کسی نے کوئی بیان نہیں دیا

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ گزشتہ شب دیر تک بات چیت کرتے رہے۔ جو آج صبح بھی جاری رہی

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ سوئس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ریلوے ٹریفک معطل ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ اتحادی طیاروں نے گزشتہ شب برلن پر زور کا حملہ کیا اور چار چار ہزار پونڈ کے بہت سے بم گرائے۔ ہوائی لڑائیوں میں اور زمین پر دشمن کے ۱۷۵ ہوائی جہاز برباد کر دیئے۔

ماضی کو دیکھئے
تو مستقبل دکھائی دے گا

مشکل ہی سے کوئی ایسی چیز ہوگی خواہ ضروریات زندگی میں سے ہو یا آرام و آسائش کی چیزوں میں سے جس کی قیمت پچھلے چار سال میں کئی گنا نہیں بڑھ گئی۔ کنٹرول کی تدبیروں نے قیمتوں کے بڑھنے کو روک دیا ہے اور بہت سی چیزوں کی قیمتیں واقعی کم بھی ہو گئیں لیکن اگر قیمتوں کو اور گھٹانا منظور ہو۔ جو نہایت ضروری ہے۔ تو کنٹرول کے علاوہ کچھ اور بھی کرنا ہوگا۔ قیمتیں گھٹانے کا بہترین طریقہ صرف ایک ہی ہے:

کفایت شعاری۔

اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھئے۔ زمین، عمارت، جنس، جواہرات اور صنعتی سامان میں روپیہ لگانا محض نقصان اٹھانا ہے۔ ان کی موجودہ قیمتیں بے تحاشا بڑھی ہوئی ہیں۔ اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیے جس میں ایسے اتار چڑھاؤ نہ ہوں۔ ایسی کئی مدیں ہیں۔ آپ اپنا روپیہ بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنوں۔ بینک کے سیونگ کھاتے۔ ڈاک خانے کے سیونگ بینک اور سب سے بہتر یہ ہے کہ سرکاری قرضوں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگا دیجئے۔

روپیہ بچایئے
اور سمجھداری سے لگایئے

آپ کی بچائی ہوئی رقم بڑھاپے میں آپ کا سہارا ہوگی یا جنگ کے بعد آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو لوگ اس وقت جمع نہیں کرتے وہ ایک سنہری موقعے کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

AAA 1117